اركان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن

ARAKAN ROHINGYA NATIONAL ORGANIZATION

(ARNO)

تالیف:

محمد طاہر جمال ندوی

ناشر:

دار البحوث والمناصرة الاسلامية

چاٹگام، بنگلادیش۔

۲۲ / ۳ / ۲۰۲۲ء

كتاب : اركان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)۔

مؤلف : محمد طاہر جمال ندوی، فاضل دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، انڈیا۔

بار اول : دسمبر: ۲۰۲۱ء

تعداد : ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

قیمت : ۵۰/ ٹاکا، بنگلہ دیشی۔ ۳/ ریال سعودی

کمپوزر : محمود العالم (اندر قلعہ، چاٹگام، بنگلا دیش)

ملنے کے پتے : 0088-01533091784

Email : tahernadwi@gmail.com

عرض ناشر:

الحمد لله و كفى و سلام على عباد ه الذين اصطفى ، و بعد

عرض ہے کہ زیرنظر کاوش کے مصنف محترم حضرت مولانا محمد طاہر جمال ندوی ہمارے علمی اور فکری حلقوں میں کسی محتاج تعارف نہیں ہیں، ماضی میں مولانا کی چند تصانیف طبع ہوکر ماشاءاللہ منظرِ عام پر آئیں، اور آپ کی بہتوں تصانیف زیرطبع اور زیرنظر ہیں، اللہ تعالی کا کرم ہے کہ آج مولانا کی ایک زندہ اور بے مثال کاوش '' ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)'' ہمیں طبع کر کے اس کی اشاعت کی توفیق ہورہی ہے، **ذالک فضل الله يو تيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم**۔

ظاہر ہے کہ زیرنظر کاوش ایک انسان اور وہ بھی اردو کے ایک عجم کے مصنف کی تصنیف ہے، جس میں لسانی فروگزاشتوں کے علاوہ علمی اور فکری لغزشیں بہت ساری ہوسکتی ہیں، تو ناظرین وقارئین کرام سے امید نہیں بلکہ یقین بھی ہے کہ دورانِ مطالعہ ایسی کوئی خامی نظر آئے تو ہمارے ادارہ کو مطلع کرنے کی زحمت گوارہ کریں گے، اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ اپنے خاص فضل وکرم سے مصنف کی زندگی اور ان کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

محمد سلیم اقبال/

سکریٹری برائے امور نشر واشاعت

دار البحوث و المناصرة الاسلامية

چاٹگام، بنگلادیش۔

فہرستِ عناوین

۱۔عرض ناشر..3

۲۔فہرستِ عناوین..4

۳۔تقدیم:..5

۴۔ روہنگیا نیشنل الائنس (RNA):..12

۵۔ نیشنل الائنس کا اعلان:..12

۶۔الائنس کے مطالبات:..13

۷۔ ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)..14

۸۔ نیشنل اسٹنڈنگ کمیٹی (NSC) کے ممبران:..15

۹۔ اراکین مجلس عاملہ..18

۱۰۔ الکشن کمیشن:..18

۱۱۔ آڈیٹ کمیٹی:..19

۱۲۔ شریعہ کونسل:..19

۱۳۔ کمیٹی برائے امور مالیات:..19

۱۴۔ نیشنل یونائیٹڈ پارٹی آف ارکان (NUPA) سے ایک تاریخی معاہدہ:..21

۱۵۔ متحدہ اعلان:..22

۱۶۔ ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن پر مصائب:..24

۱۷۔ارکان اور اس کے متعلق بعض نمایاں تاریخی واقعات..26

۱۸۔مصنف کی بعض مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف..30

تقدیم:

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين ولا عدوان الا على الظالمين وبعد:

سرزمین ارکان میں جہاد حریت شروع ہوئی دراصل ۱۹۴۲ء کے قتل عام کے بعد سے، یہاں برطانوی حکومت کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھا کر مگھ اور برمیوں کی ملی بھگت سے ارکان کے امن پسند مسلمانوں پر حملہ کر دیا گیا تو ذرا دیر ہی سے سہی مسلمانوں کی طرف سے بھی اس کا ڈھٹ کر دفاعی مقابلہ ہوا، جس کے نتیجے میں مسلمانوں کی جیت پر یہاں ایک اسلامی ریاست قائم ہوئی، لیکن ۱۹۴۵ء کے بعد برطانوی بھگوڑے دوبارہ واپس آ گئے تو انہوں نے مسلمانوں کو اپنے جھانسے کی لپیٹ میں لے لیا، پھر تدریجاً اس نئی اسلامی ریاست کو ختم کر دیا۔

تقریباً ۱۹۴۵ء کے بعد ہندوستان سمیت برما کی آزادی یقینی ہو چکی تو اوائل ۱۹۴۶ء سے اواخر ۱۹۴۷ء کی اس درمیانی مدت میں مسلمانانِ ارکان اس فکر میں پڑے کہ کسی بھی طریقے اور حکمتِ عملی کو بروئے کار لا کر مگھ برمیوں کے خلاف ایک دفاعی قوت کی بنیاد رکھی جائے، تاکہ مستقبل میں مگھ اور برمیوں کی ۱۹۴۲ء جیسی شرپسندی اور دہشت گردی کی روک تھام کی جا سکے، یوں اس سوچ کے نتیجے میں ۱۹۴۷ء میں محمد جعفر حسین قوال کی قیادت میں جہاد کونسل قائم ہوا، جس کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔

یاد رہے کہ ۱۹۵۹ء میں محمد ابوالقاسم بن عطاء الدین (راجا) کولونگی کی سرکردگی میں مگھ

برمیوں کے خلاف جو مسلح جدوجہد ہوئی، وہ آغاز سے ۱۹۵۰ء تک جہاد کونسل ہی کا ایک سلسلہ تھا، مگر محمد جعفر حسین قوال کی پراسرار شہادت کے بعد محمد عباس سینڈنگی کے جہاد کونسل کے صدر منتخب ہونے پر راجا صاحب نے اختلاف کرنے کے ساتھ ساتھ کونسل سے اپنے ڈھیر سارے ایسے مطالبات کو منوانے کی کوشش کی جو محمد عباس یعنی کونسل کے لئے ممکن ہی نہیں تھا، بالآخر انہوں نے اپنے دھڑا کو "مجاہد پارٹی" کا نام دے کر جہاد کونسل سے نہ صرف اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا بلکہ کونسل پر چڑھائیاں بھی کر دیں، جن کے نتیجے میں سینکڑوں مجاہدین شہید ہو گئے۔ ہمارے مجاہدین کے درمیان آج تک ہونے والی افراتفری، اختلاف، انتشار، تفرقہ اور باہمی عداوت کے حوالے سے یاد رہے کہ اس کا آغاز راجا صاحب نے کیا، اور اس کے بعد آج تک قائم ہونے والی تقریباً ان کی خوشہ چین تمام تنظیموں یا ان کے جانشینوں نے بصد احترام و نیاز جاری رکھا ہے، اللہ معلوم کہ یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟

جہاد کونسل اور مجاہد پارٹی کے معدوم ہونے کے بعد گئی صدی کے ساٹھ کی دہائی کی ابتدا سے آج تک روہنگیا انقلاب کے حوالے سے بہت ساری مسلح پارٹیاں اور روہنگیا مسلمانوں کے جائز حقوق کی بحالی کے حوالے سے اندرونِ وطن اور بیرونِ وطن انگنت سیاسی تنظیمیں وجود میں آئیں اور ان میں سے بہت ساری بگڑیں بھی، جن میں سے قابلِ ذکر یا نا قابلِ فراموش بلحاظ زمانہ بالترتیب چند یہ ہیں:

(۱) روہنگیا نیشنل لبریشن پارٹی (RNLP)

(۲) روہنگیا انڈی پنڈنٹ فورس (RIF)

(۳) روہنگیا فدائین محاذ (RPF)

(۴) جمعیت علمائے اسلام (JUI)

(۵) روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن (RSO)

(۶) ارکان روہنگیا اسلامک فرنٹ (ARIF)

(۷) ارکان پیوپل فریڈم پارٹی (APFP)

(۸) اسلامی اتحاد المجاہدین (IIM)

(۹) روہنگیا لبریشن آرگنائزیشن (RLO)

(۱۰) حرکۃ الجہاد الاسلامی (HJI)

(۱۱) روہنگیا اسلامی محاذ (RIM)

(۱۲) ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)

(۱۳) روہنگیا نیشنل یونین (RNU)

(۱۴) روہنگیا سالیڈریٹی آرگنائزیشن برائے حقوق (RSOR)

(۱۵) ارکان روہنگیا یونین (ARU)

(۱۶) حرکۃ الیقین (ARSA)

۴ر جنوری ۱۹۴۸ء میں برما کی آزادی کا اعلان ہوا تو جہاد کونسل نے مطالبہ کیا کہ شمالی مغربی ارکان (جسے برطانیہ نے ۱۹۴۵ء کے بعد آفیشل طور پر ریاستِ اسلامیہ قرار دے کر اسے تسلیم کیا تھا) کو مرکز کے تحت خود مختاری دیا جائے، تاکہ یہاں کے امن پسند مسلمان مگھ برمیوں کی شرارت اور دہشت گردی سے بچتے ہوے امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکے، ویسے جوں جوں وقت گزرتا گیا ارکانی مسلمانوں کی تحریک زور پکڑتی گئی، بالآخر برمی وزیر اعظم مسٹر اونو نے یہاں کے مسلمانوں کے جائز مطالبہ کو مسترد کرتے ہوئے ان کے خلاف ۱۹۴۹ء میں میجر آپریشن کا آغاز کر دیا، اور ظلم وعدوان کی ایسی چکی چلائی کہ جس کے نتیجے میں ہزاروں مسلمان شہید اور ہزاروں ترکِ وطن پر مجبور ہوگئے۔ جس کا تسلسل اونو کے جانشینوں کے ہاتھوں تا حال جاری ہے۔

درحقیقت برما کی آزادی کے بعد نام نہاد اونو جمہوری حکومت کی طرف سے کی جانے والی ارکانی مسلمانوں پر بربریت ۱۹۴۲ء کے قتلِ عام ہی کا تسلسل تھا، جس کا خدشہ ارکانی مسلمانوں کو پہلے ہی سے تھا، ورنہ ارکان کے امن پسند مسلمان مگھ برمیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کی بات سوچے بھی ہوتے، کاش کہ اونو حکومت یہاں کے مسلمانوں کے جائز مطالبہ کو اس وقت مان چکی ہوتی، آج

یہاں کے حالات شاید اتنے بگڑے ہوئے ہوتے، جتنے ہم اور ساری دنیا عیاں طور پر دیکھ رہی ہے؟

یہاں ایک ضروری بات اس سلسلے میں یہ بھی یاد رہے کہ گئی صدی کی چھٹی دہائی کی ابتدا میں اونو حکومت نے ''مایو فرنٹیر اڈمنسٹریشن'' کے نام سے یہاں کے مسلمانوں کو ایک بڑا جھانسہ دیا، دراصل اس کا مقصد صرف اور صرف مسلمان مجاہدین کو ہتھیار ڈلوانا تھا، اور اس جھانسے کے نتیجے میں مجاہد لیڈر جناب راغب اللہ اور مستفیض الرحمٰن کی سرکردگی میں سینکڑوں مجاہدین نے اس وقت کے برمی نائب کمانڈر انچیف جنرل اونجی کے سامنے ہتھیار ڈالے، یوں ابھی مقصد پورا ہو گیا تو مگھ برمیوں کی طرف سے مظالم کا سلسلہ بڑی شدت کے ساتھ دوبارہ جاری ہوگیا، جسے دیکھ کر ان مجاہدین کی بھاری اکثریت نے پھر سے مسلح ہو کر اپنے جائز مطالبہ کو منوانے کے لئے جدوجہد شروع کردی۔

گئی صدی کے ساٹھ کے عشرے میں محمد جعفر ثانی کی قیادت میں روہنگیا نیشنل لبریشن پارٹی (RNLP) نے بڑا زور پکڑا، جس میں روہنگیا انڈی پنڈنٹ فورسس (RIF)۔ جو اسی زمانے میں زیرزمین بڑی زاز داری سے اندرون وطن تحریکی سرگرمیاں کر رہی تھی۔ میں سے محمد جعفر حبیب علی چنگی اور شبیر حسین پوئما لوی جیسے حضرات بھی شامل ہوگئے، جن کی شمولیت کی وجہ سے روہنگیا مسلمانوں کی تحریکِ حریت میں جان سی آگئی تھی، لیکن اگلے چند سال گزرتے نہ گزرتے یہ تنظیم داخلی اختلافات کی وجہ سے توڑ پھوڑ کی شکار ہوگئی۔

۱۹۷۳ء میں محمد جعفر حبیب کی قیادت میں روہنگیا انڈی پنڈنٹ فورسس (RIF) کی جگہ میں روہنگیا فدائین محاذ (RPF) قائم ہوئی تو روہنگیا مسلمانوں نے اس کا بڑا خیر مقدم کیا، جس میں روہنگیا پڑھے لکھے دانشوروں اور علمائے کرام کے علاوہ خاصی تعداد میں نوجوان طلباء شامل ہوگئے، یوں ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۸ء کے دوران ارکانی مسلمانوں کی توقعات اس سے وابستہ ہوگئیں، لیکن افسوس صد افسوس کہ یہ تنظیم بھی اپنی بھری جوانی میں ان چند نوجوانوں جن کے ساتھ قائد حبیب کی امیدیں وابستہ تھیں کی ناعاقبت اندیشی کی نذر ہوگئی۔

۱۹۸۲ء میں اڈووکیٹ نور الاسلام اور ڈاکٹر محمد یونس وغیرے کی سرکردگی میں روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن (RSO) کا اعلان ہوا، لیکن ۱۹۸۶ء کے دوران یہ دو مختلف دھڑوں میں تقسیم ہوگئی، ادھر اسی سال نور الاسلام والی روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن اورشبیر حسین والی روہنگیا فدائینِ محاذ نے ایک معاہدہ کے تحت اپنے اپنے دھڑوں کو کالعدم کر کے ارکان روہنگیا اسلامک فرنٹ (ARIF) کا اعلان کردیا، جو ۱۹۸۹ء تک بحال رہی۔

ادھر ۱۹۸۵ء کے دوران روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن نے ڈاکٹر محمد یونس اور مولانا سیف الاسلام شرف الدین بیلی وغیرے کی قیادت میں نئے مقاصد اورنئی امنگوں کے ساتھ عالم اسلام کی بعض اسلامی تنظیموں کے تعاون سے بڑا زور پکڑا، جس نے اورتو اور ۱۹۹۴ء میں ارکان میں مسلح اقدام بھی کیا، لیکن اس کو بری طرح ناکامی کا چہرہ دیکھنا پڑا، پھر مؤخرالذکران دونوں تنظیموں (ARIF) اور (RSO) نے ۱۹۹۶ء میں ایک معاہدہ (الائنس) کیا، جس کا نام روہنگیا نیشنل الائنس (RNA) دیا گیا۔

۱۹۹۶ء میں روہنگیا نیشنل الائنس (RNA) نے ارکان میں مگھ برمی فوجی درندوں کے خلاف مسلح کاروائیاں کیں، جن میں خاصی کامیابیاں ہوئیں، لیکن اگلے چند مہینے گزرتے نہ گزرتے دونوں تنظیموں کے درمیان بعض امور پر سوئے تفاہم کی وجہ سے روہنگیا نیشنل الائنس کالعدم ہوگیا۔

یاد رہے کہ ۱۹۷۸ سے لے کر ۱۹۸۸ء کے درمیانی عرصے میں چند مسلح تنظیمیں قائم ہوئیں، جن میں قابلِ ذکر: جمعیت علمائے اسلام (JUI)، ارکان پیوپل فریڈم پارٹی (APFP)، اسلامی اتحاد المجاہدین (IIM)، روہنگیا لبریشن آرگنائزیشن (RLO)، حرکۃ الجہاد الاسلامی (HJI) روہنگیا اسلامی محاذ (RIM) ہیں۔ یہ تنظیمیں قائم تو کی گئیں، لیکن ان کا کیسا حشر ہوا، اس کی تفصیلات کے لئے راقم کی تصنیف ''سرزمین ارکان کی تحریکِ آزادی تاریخی پس منظر میں'' کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

بہرحال روہنگیا نیشنل الائنس (RNA) کے کالعدم ہوجانے کے بعد روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن کے دونوں مختلف دھڑوں (ڈاکٹر محمد یونس اور پروفیسر محمد زکریا دھڑے) اور ارکان روہنگیا اسلامک فرنٹ (ARIF) بشمول قوم کے دیگر چند دل جلے علمائے کرام اور دانشوران عظام کی پرزور کوشش کے نتیجے میں ۱۹۹۸ء کے اواخر میں ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن کا قیام عمل میں آیا، جس کی قدرے تفصیلات اگلی سطور میں آرہی ہیں، اور میرا یہ مقدمہ بھی اس کے حوالے سے ہے۔

ادھر ایک طرف ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) اختلاف وافتراق کی شکارئی تو ادھر دوسری طرف روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن (ARNO) بھی شیخ دین محمد صاحب کے انتقال کے چند سال بعد دو مخلف الفکر دھڑوں میں تقسیم ہوگئی، ان میں سے ایک دھڑا جو مسلح تھا اور ہے، اس کی قیادت ڈاکٹر دین محمد سید الامین کے بعد ماسٹر محمد ایوب صاحب نے کی، جب کہ دوسرے دھڑا نے مسلح پروگرام کو ختم کر کے مولانا سلیم اللہ عبدالرحمٰن کی قیادت میں منوگرام، دستور کے علاوہ تنظیم کے نام میں ''برائے حقوق'' کے اضافے کے ساتھ روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن برائے حقوق (RSOR) کا روپ دھارا۔

ادھر تقریبا سن ۲۰۰۴ء سے ۲۰۱۰ء کی اس درمیانی مدت میں یورو برما آفس (UBO) کے ڈائرکٹر مسٹر ہانگ اونگ شوے کے زیرسائے روہنگیا قومی اتحاد کے لئے از سرنو جناب نور الاسلام اور مولانا سلیم اللہ کے علاوہ دیگر روہنگیا علماء اور دانشوروں نے کوششیں کیں، جس کے نتیجے میں منظمۃ التعاون الاسلامی (OIC) کی زیرسرپرستی ۲۰۱۱ء میں ایک متحدہ مجلس عمل یا رابطہ کمیٹی کی شکل میں روہنگیا نیشنل یونین (ARU) کا قیام عمل میں آیا، جس کے پہلے والے کنونشن میں پچیس متحرک اور غیر متحرک تنظیموں نے شرکت کی، جب کہ ۲۰۱۳ء میں منعقد ہونے والے دوسرے کنونشن میں دیگر ڈھیر ساری نوزائدہ تنظیموں کی شمولیت کے ساتھ کوئی اکسٹھ تنظیموں نے شرکت کی۔ اس کے بعد اس متحدہ مجلس عمل کا کیا حشر ہوا، اس کی ایک الگ طول طویل داستان ہے، جس کی تفصیلات راقم کے قلم سے دوسری جگہ میں لکھی جا چکی ہیں۔

۲۰۱۲ء سے ارکان میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوا تو اس کے ردعمل میں ۲۰۱۵ء کے دوران حرکۃ الیقین (ARSA) نامی ایک مسلح گروپ حافظ عطاء اللہ ابوعمار جنونی کی سرکردگی میں سامنے آیا۔ جس نے یکے بعد دیگرے ۲۰۱۶ء اور ۲۰۱۷ء میں ارکان میں ایک طرز کی مسلح کاروائیاں کیں، جن کے نتیجے میں ارکان کے روہنگیا مسلمانوں پر کیا کچھ بیتا وہ الگ داستان ہے، جس کی تفصیلات دوسری جگہ میں لکھی گئیں اور تا حال لکھی جارہی ہیں۔

هذا وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وعلى آله و صحبه اجمعين.

خاکسار

محمد طاہر جمال ندوی

۲۲/ ۳/ ۲۰۲۲ء

ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)

۱۔ روہنگیا نیشنل الائنس (RNA):

محترم ڈاکٹر محمد یونس کی قیادت میں روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن (RSO) نے ۱۹۹۴ء میں میدان عمل و تطبیق میں بہت ہی خسارہ اٹھایا تھا، جس کی وجہ سے اور تو اور خود تنظیم داخلی خلفشار کی شکار ہوگئی تھی۔ جس کے بعد آر ایس او کے رہنما ڈاکٹر محمد یونس سمیت دیگران کو یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر سرزمین ارکان میں مزید کام کرنا ہے تو ارکان روہنگیا اسلامک فرنٹ (ARIF) سے مل کر کام کرنا ہوگا، یوں مذکورہ دونوں جماعتوں کے درمیان ۱۰/۷/۱۹۹۵ء میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوا، اس معاہدہ کے مطابق اس کا نام روہنگیا نیشنل الائنس دیا گیا تھا۔ (یاد رہے کہ اس الائنس میں ان دونوں جماعتوں کے علاوہ ایک تیسری جماعت بھی شامل تھی) جنھوں نے مل کر اس وقت میدان عمل و تطبیق میں وہ کام کیا، جو اس سے پہلے بہت کم دیکھا گیا تھا، جس کا ہر طرف سے سراہا بھی گیا تھا، مگر افسوس ہے کہ یہ معاہدہ دیر تک بحال نہ رہ سکا، اور مختلف وجوہات کی وجہ سے یہ معاہدہ کالعدم ہوگیا تھا۔

۲۔ نیشنل الائنس کا اعلان:

۱۔ روہنگیا نیشنل الائنس روہنگیا مسلمانوں کا واحد نمائندہ تنظیم ہے۔

۲۔ روہنگیا نیشنل الائنس کا نصب العین "حق خودارادیت" ہے۔ جو پورے برما کی عموماً اور ارکان کی دوسری اقلیتوں (جو اس نصب العین پر یقین رکھتی ہیں) کے ساتھ خصوصاً پورے تعاون اور مل جل کر کام کرنے کی خواہاں ہے۔

۳۔ روہنگیا نیشنل الائنس اقوام عالم کی حمایت کی خواہاں ہے، بالخصوص اسلامی ملکوں اور

تنظیموں، عدل پسند ملکوں اور تحریکوں، پھر انسانی حقوق کی بحالی چاہنے والی تنظیموں اور فورموں کے تعاون کی بھی خواہاں ہے۔ساتھ ہی ساتھ برما کے دیگر مخالف گروپوں جو سلورک غاصب حکومت کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں کے ساتھ مل جل کر تحریک چلانے کی بھی خواہاں

۳۔ الائنس کے مطالبات:

قومی اتحاد کے پیش نظر عدل وانصاف کو بحال کرنے اور وقت کے درپیش مسائل کو حل کرنے کے لئے روہنگیا نیشنل الائنس نے برمی سلورک حکومت سے درج ذیل مطالبات کئے تھے:

۱۔ سلورک اپنے نام نہاد کنونشن کو فوری طور پر ترک کردے۔

۲۔ سلورک ملک میں آزادیٔ رائے کو فوری طور پر بحال کردے، اور میڈیا پر لگائی گئی تمام پابندیوں کو ختم کردے۔

۳۔ سلورک حکومت جو برما کی اقلیتوں پر آپریشن چلا رہی ہے، اسے جلد از جلد بند کردے۔

۴۔ سلورک انسانی حقوق کو ملک بھر میں بحال کردے، اور انسانیت کے خون کرنے والے تمام پروگراموں کو بھی ترک کردے، ساتھ ہی ساتھ متضاد الزام تراش تراش کر جتنے شہریوں کو سیاسی قیدی بنایا جاچکا ہے انہیں فی الفور رہا کردے۔

۵۔ سلورک روہنگیا مسلمانوں پر مزید مظالم کی چکی چلانا بند کردے، اور ان مسلمانوں پر لگائی گئی تمام پابندیاں ختم کردے۔

۶۔ سلوک ملک کی تمام سیاسی مشکلات و مسائل کو حل کرنے کے لئے برما کی تمام اقلیتوں بشمول روہنگیا مسلمانوں کے نمائندوں پر مشتمل یک نیشنل اجلاس منعقد کرے، جس میں روہنگیا مسلمانوں کی مسلح جدوجہد کرنے والی اور علمی وثقافتی پروگراموں کے لئے بنی ہوئی تنظیموں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

۷۔ مجوزہ اس اجلاس میں برما کو خالص ایک فیڈرال یونین بنانے کے تمام امکانات پر غور و خوص ہو۔

۸۔ ان تمام گفتگو کو چلانے اور جملہ پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے مذکورہ مجوزہ اجلاس

میں حاضر ہونے والی تمام اقلیتوں کے نمائندوں کی اتفاق رائے سے ایک عبوری حکومت کی تشکیل دی جائے، اور سلورک اپنے تمام اختیارات اس ممکنہ مجوزہ حکومت کے ہاتھ میں منتقل کردے، تاکہ وہ اپنے فرائض کو مکمل آزادی کے ساتھ انجام دے سکے۔

۹۔ عبوری حکومت ملک میں از سرنو انتخابات کرانے کے قبل ملک کی تمام اقلیتوں کی شمولیت میں ایک آئین ساز اسمبلی کی تشکیل دے گی، جو ملک کے نئے آئین بنائے گی، اور اگلے انتخابات تک تمام فرائض حسن وخوبی کے ساتھ انجام دے گی۔

۴۔ ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO):

روہنگیا نیشنل الائنس (RNA) کا اپنے آپ کالعدم ہوجانے کے بعد ہمارے قومی قائدین نے ماضی کے تلخ تجربات کو سامنے رکھ کر یہی سوچنا شروع کیا کہ الائنس وغیرہ کے ذریعے قومی کاز کو آگے بڑھانا مشکل ہے، اس لئے تمام منظمات کو کالعدم کرکے اور ایک تنظیم پوری انضمامی شکل میں وجود میں لانا ضروری ہے، یوں انضمامی شکل میں اور ایک تنظیم کو وجود میں لانے کی کوشش تیز کردی گئی، اور ۱۹۹۷ء کے ابتدائی مہینوں میں ان کی یہی کوشش تیز سے تیز ہو چکی تھی، اس زمانے میں بڑی خوشی کی بات یہ تھی کہ قومی سطح پر اس وقت پائی جانے والی ہماری متحرک قومی جماعتوں کے تقریبا تمام نمایاں قائدین اتحاد جیسے اس مبارک کام کو آگے بڑھانے میں خوش وخرم اور سرگرم عمل ہوگئے تھے، اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس طرح ہماری قومی تحریک کی تاریخ میں نااتفاقی، افراتفری، تفرقہ واختلاف، انتشار واضمحلال، نفرت وعداوت کا ایک طویل سلسلہ پایا جاتا ہے، جس پر عام لوگوں کی نظریں ہمیشہ مرکوز رہتی ہیں، اسی طرح اسی تحریک کی تاریخ میں اتفاق واتحاد، ہم آہنگی اور یک جہتی کا بھی ایک سلسلہ پایا جاتا ہے، جس کی طرف عام لوگوں کی نظریں جاتی نہیں اور جاتی بھی تو بہت کم جاتی ہیں، البتہ یہی سچ ہے کہ ہماری قومی تحریک کی تاریخ میں بننے سے زیادہ بگڑنے یا بگاڑنے کا سلسلہ طویل سے طویل تر پایا گیا ہے۔

بہر حال ۱۹۹۸ء کے درمیانی مہینوں میں اس وقت پائی جانے والی متحرک تین جماعتوں یا گروپوں کے مابین قومی یک جہتی وہم آہنگی، اتحاد واتفاق کے حوالے سے ایک معاہدہ پر دستخط ہوگیا، جس کے مطابق اگلی ہونے والی تنظیم کے لئے نیشنل اسٹنڈنگ کمیٹی (NSC) نامی ایک قائمہ کمیٹی وجود میں لائی گئی، جس میں درج ذیل تین منظمات تھیں:

۱۔ ارکان روہنگیا اسلامک فرنٹ (ARIF) زیر قیادت محترم نورالاسلام صاحب۔ (مسلح)

۲۔ روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن (RSO) زیر قیادت ڈاکٹر محمد یونس صاحب۔ (مسلح)

۳۔ روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن (RSO) زیر قیادت پروفیسر محمد زکریا صاحب۔ (غیر مسلح)

کے علاوہ قومی سطح کی مستعد وقابل چند شخصیات کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ اب قائمہ کمیٹی میں شامل تمام حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۵۔ نیشنل اسٹنڈنگ کمیٹی (NSC) کے ممبران:

۱۔ جناب نورالاسلام صاحب
۲۔ جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب
۳۔ جناب پروفیسر محمد زکریا صاحب
۴۔ جناب مولانا دین محمد صاحب
۵۔ جناب اڈووکٹ شفیق احمد صاحب
۶۔ جناب حاجی محمود (فرضی نام) صاحب
۷۔ جناب کمانڈر سلیم اللہ صاحب
۸۔ جناب اڈووکٹ ابوالکلام صاحب
۹۔ جناب مولانا سلیم اللہ صاحب
۱۰۔ جناب ماسٹر فیاض احمد صاحب

۱۱۔ جناب الحاج سعید الرحمٰن صاحب
۱۲۔ جناب مولانا محمود الحسن صاحب
۱۳۔ جناب شجاع (فرضی نام) صاحب
۱۴۔ جناب الحاج عبدالرشید صاحب
۱۵۔ جناب قاری عبدالسلام صاحب
۱۶۔ جناب اشرف عالم صاحب
۱۷۔ جناب اظہار میاں صاحب
۱۸۔ جناب ابولفیاض صاحب
۱۹۔ جناب عبدالصمد صاحب
۲۰۔ جناب مولانا سیف الاسلام صاحب
۲۱۔ جناب کمانڈر محمد یونس صاحب
۲۲۔ جناب الحاج محمد انور صاحب
۲۳۔ جناب رشید احمد صاحب
۲۴۔ جناب الحاج نور محمد صاحب
۲۵۔ جناب ماسٹر جعفر احمد صاحب
۲۶۔ جناب ممتاز جمیل صاحب
۲۷۔ جناب مولانا طاہر جمال ندوی صاحب
۲۸۔ جناب الحاج حسین احمد صاحب
۲۹۔ جناب الحاج محمد اقبال صاحب
۳۰۔ جناب یونس احمد صاحب
۳۱۔ جناب انور صادق صاحب
۳۲۔ جناب ماسٹر ابوالفیض صاحب

۳۳۔ جناب ماسٹر امان اللہ صاحب

۳۴۔ جناب پروفیسر عبداللہ (فرضی نام) صاحب

نیشنل اسٹنڈنگ کمیٹی نے پورے غور وخوص اور طویل بحث ومباحثہ کے ساتھ مسلسل اجلاس کے ذریعے ایک جامع ومانع اور قابل صد ستائش دستور سامنے لایا، اور اس دستور کے مطابق مجلس عاملہ بشمول دیگر مجالس کی تشکیل عمل میں آئی۔ اور جس کے مطابق دسمبر ۱۹۹۸ء میں ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) کا باضابطہ اعلان ہوا۔ اس حوالے سے راقم سطور کا ایک تحریر کردہ اقتباس ملاحظہ ہو، جو اس نے اپنی زیر نظر اور مخطوطہ کاوش ''سرزمین ارکان کے درخشاں ستارے جلد پنجم ''میں لکھا ہے:

> '' بہر حال دسمبر ۱۹۹۸ء کو پوری قوم میں سے کچھ دل درمند اور فکر ارجمند اور قابل ومستعد حضرات علمائے کرام اور دانشوران عظام، انقلابی اور سیاسی لوگوں کی طویل جدوجہد اور پیہم کوششوں کے نتیجے میں قومی سطح کی متحرک چند جماعتوں، گروپوں اور شخصیتوں کے مابین یک جہتی وہم آہنگی، اتحاد واتفاق سامنے آیا، یوں ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن کے قیام کا اعلان ہوا، اس سے پہلے اس نئی تنظیم کا دستور پورے غور وخوص اور مسلسل اجلاس کے ذریعے مرتب ہو چکا تھا، جس کے مطابق الکشن ہوا، جس کے نتیجے میں مسٹر نورالاسلام صاحب صدر اور ڈاکٹر محمد یونس نائب صدر اول اور مولانا سیف الاسلام صاحب نائب صدر ثانی مقرر ہوئے''۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مذکورہ انتخابات کے نتیجے میں سامنے آنے والے مجلس عاملہ کے سارے اراکین کے اسمائے گرامی مع مناصب یہاں درج کردوں، تو لیجیے حاضر خدمت ہیں؛

۶۔ اراکین مجلس عاملہ:

۱۔ جناب نورالاسلام صاحب۔	صدر
۲۔ جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب۔	نائب صدر اول، وذمے دار برائے امور سیاست
۳۔ جناب مولانا سیف الاسلام صاحب۔	نائب صدر ثانی، وذمے دار برائے امور تنظیم۔
۴۔ جناب پروفیسر محمد زکریا صاحب۔	جنرل سکرٹیری، وذمے دار برائے دفتری امور۔
۵۔ جناب الحاج سعید الرحمٰن صاحب۔	سکرٹیری برائے امور مالیات۔
۶۔ جناب ماسٹر امان اللہ صاحب۔	سکرٹیری برائے نشر واشاعت وتحقیقات۔
۷۔ جناب الحاج محمد اقبال صاحب۔	سکرٹیری برائے امور مہاجرین واین جی اوز
۸۔ جناب ماسٹر فیاض احمد صاحب۔	سکرٹیری برائے امور تعلیم وثقافت۔
۹۔ جناب کمانڈر سلیم اللہ صاحب۔	چیف آف مجاہدین۔
۱۰۔ جناب کمانڈر محمد یونس صاحب۔	نائب چیف آف مجاہدین۔
۱۱۔ جناب مولانا دین محمد صاحب۔	سکرٹیری برائے امور صحت وبہبود عامہ۔
۱۲۔ جناب الحاج اظہار میاں صاحب۔	سکرٹیری برائے معاشی ترقی۔
۱۳۔ جناب قاری عبدالسلام صاحب۔	سکرٹیری برائے دعوت وارشاد۔

اس مذکورہ دستور کے مطابق مجلس عاملہ کے علاوہ بھی اور چند کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں آئی، جن میں سے چند یہ ہیں:

۷۔ الکشن کمیشن:

۱۔ جناب ماسٹر اے کے اے فیض — چیف

۲۔ جناب ممتاز جمیل

۳۔ جناب اشرف عالم

۴۔ جناب یونس احمد

۵۔ جناب ابوالفیض صاحب

۸۔ آڈیٹ کمیٹی:

۱۔ جناب حاجی محمو صاحب (فرضی نام) چیرمن

۲۔ جناب ممتاز جمیل صاحب

۳۔ جناب حسین احمد صاحب

۴۔ جناب ماسٹر جعفر احمد صاحب

۵۔ جناب نور محمد صاحب

۹۔ شریعہ کونسل:

۱۔ جناب مولانا محمود الحسن صاحب چیرمن

۲۔ جناب مولانا طاہر جمال ندوی صاحب

۳۔ جناب اڈووکٹ ابوالکلام صاحب

۴۔ جناب مولانا سلیم اللہ صاحب

۵۔ جناب مولانا اڈووکٹ شفیق احمد صاحب

۱۰۔ کمیٹی برائے امور مالیات:

۱۔ جناب سعید الرحمٰن صاحب چیرمن

۲۔ جناب ابوالکلام صاحب

۳۔ جناب شجاع (فرضی نام) صاحب

۴۔ جناب حاجی عبدالرشید صاحب

اس کے بعد پروگرام یہی تھا کہ دونوں مذکورہ جماعتوں کے مجاہدین کو مرحلہ وار مختلف تربیتی کورسس کے ذریعے انضمام کرلیا جائے گا، چناں چہ مجاہدین کے کیمپوں میں اس حوالے سے

چند تربیتی کورسس ہو بھی پائے تھے، مگر افسوس ہے کہ ان دونوں جماعتوں کے مجاہدین کو ہر چند کوشش کے باوجود قریب لایا نہ جاسکا، اور وقت کے ساتھ ساتھ قربت کے بجائے ان دونوں کے مابین سوئے تفاہم کا خلیج بڑھتا چلا گیا، اور شکایات در شکایات اور الزامات در الزامات کا ایک طویل اور غیر متناہی سلسلہ شروع ہوگیا، جس کے نتیجے میں مرکزی قائدین کے مابین بھی الزام در الزام کی شکل میں سوئے تفاہم کا دورہ ہو چلا، یوں بالآخر ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن میں کی اعلی قیادت اور مجاہدین کے مابین دڑارے پڑ گئے، البتہ تنظیم میں اب کی بار جو بگاڑ آیا اسے از سرِ نو بنانے سنوارنے کے حوالے سے ہماری اعلی قیادت کے علاوہ بھی چند دیگر دل جلے علماء اور دانشوران نے ہر چند کوششیں کیں، مگر وقت کے ساتھ ان کی تمام کوششیں رائگاں گئیں یا کردی گئی تھیں، اور اب کی بار تنظیم جس مصیبت کے گرداب بھنور میں پھنس چکی تھی اس سے نکلنے کے لئے بڑی حد تک جان سوزی کی گئی، اور ہر طرف ہاتھ پیر مار کے دیکھا گیا، مگر بے سود، بالآخر ہوا وہ کہ جس کا شدید سے شدید ترین خدشہ تھا۔ یعنی ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن کے اعلان کے چند مہینے گزرتے نہ گزرتے مولانا دین محمد (مرحوم) وغیرہ کی قیادت میں مسلح آر ایس کے مجاہدین نے تنظیم سے خروج اور اس سے اپنی مکمل علیحدگی کے ساتھ کالعدم ”روہنگیا سالیڈریٹی آرگنائزیشن“ کے زندہ ہونے کا بھی اعلان کردیا تھا۔ جس کی وجہ سے ہمارے سیاسی اور انقلابی آنگن میں بڑی افسوسناک حد تک تلخیاں بڑھ چکی تھیں، اور دیکھتے ہی دیکھتے معاملہ ہاتھاپائی سے آگے بڑھ کر خون ریزی تک پہنچ چکا تھا۔

ادھر مجاہدین میں افراتفری ہو چکی تو ادھر تنظیم کی اعلی قیادت میں بھگدر مچ گئی تھی، اور الزام در الزام کا از سرِ نو دورہ پڑ چکا تھا، یوں اگلے چند دنوں کے بعد محترم پروفیسر محمد زکریا صاحب سمیت ان کے ہم نوا چند حضرات ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن سے علیحدہ ہوگئے تھے۔

اب جہاں تک محترم ڈاکٹر محمد یونس کا سوال ہے، آں جناب تب بھی تنظیم سے لو لگائے ہوے تھے، ان کا موقف بھی تنظیم کے گئے گزرے حالات کے حوالے سے محترم نور الاسلام صاحب اور ان کے ہم خیالوں جیسا تھا، مگر اگلے چند مہینے گزرتے نہ گزرتے ان کے موقف میں خاصی تبدیلی محسوس کی گئی، اس درمیان ان کو امریکہ کا سفر پیش آیا، اور انہوں نے اس سفر

سے نہ چاہتے ہوئے واپسی کے معا بعد ۳ر ستمبر ۲۰۰۰ء میں تنظیم سے علیحدگی اختیار کر لی، جس کی وجہ سے تنظیم کا خاصا نقصان ہوا تھا۔

اس داستان کی ساری تفاصیل ایک طرف اس عجالہ میں ممکن نہیں، دوسری طرف اسے من و عن یہاں بیان کر دیا جائے گا تو ہمارے مابین سوئے تفاہم کا خلیج مزید بڑھ جانے کا شدید اندیشہ ہے۔ البتہ اگر اللہ تعالی کی توفیق سے راقم کی کاوش " تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے جلد پنجم" چھپ کر منظر عام میں آئے گی، تو اس میں اس افسوسناک داستاں کی ساری تفصیلات من و عن بالترتیب پڑھی جا سکیں گی۔ انشاء اللہ۔

ا۔ نیشنل یونائی ٹڈ پارٹی آف ارکان (NUPA) سے ایک تاریخی معاہدہ:

ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن سے آر ایس او والوں کی مکمل علیحدگی کے بعد اگر چہ تنظیم خاصی پریشانی کی شکار ہو چکی تھی، تاہم محترم نور الاسلام صاحب کی قیادت میں اسے دوبارہ اس وقت قدرے سنبھالا ملا، جب ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) اور نیشنل یونائی ٹڈ پارٹی آف ارکان (NUPA) کے مابین ستمبر ۲۰۰۰ء میں ایک تاریخی معاہدہ پر دستخط ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اور تو اور تنظیم سمیت روہنگیا مسلمانوں کا بہت ہی فائدہ ہوا تھا، جسے علاقائی اور بین الاقوامی بعض تنظیموں، فورموں اور حلقوں نے نہایت پرشکوہ انداز میں سراہا، اور دونوں تنظیموں کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی تھی۔

یاد رہے کہ نیشنل یونائی ٹڈ پارٹی آف ارکان اس وقت برمی مخالف زیر زمین کام کرنے والے دیگر ارکانیوں کی ایک مشترکہ جماعت تھی، جو دراصل پچھلی پچیس جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم بھی، جس میں اور تو اور ارکانی مسلمانوں کی بھی نمائندگی تھی، دراں حالیکہ اس میں مونگ چونو نامی ایک مسلمان نائب صدارت جیسے موقر عہدہ پر فائز تھا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس تاریخی معاہدہ کو یہاں من و عن درج کر دیا جائے، تاکہ ہم اور ہماری اگلی نسلوں کو اس سے فائدہ پہنچے:

نیشنل یونائی ٹڈ پارٹی آف ارکان (NUPA) اور ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) کے درمیان کیا گیا ایک معاہدہ (الائنس) کا متحدہ اعلان:

سرزمین ارکان قدیم زمانے سے ایک آزاد اور خود مختار سرزمین تھی، برما پہلی خارجی طاقت تھی کہ جس نے ۱۷۸۴ء کو چڑھائی کر کے اسے اپنے قبضے میں لے لیا تھا، پھر ۱۸۲۴ء میں برطانوی استعماری سامراجیوں نے ہمارے وطن کو غصب کیا تھا، مگر ارکانی قوم نے ہر موقع پر اپنے وطن کو آزاد کرنے کے لئے ان خارجی استعماری قوتوں کے خلاف خون آشام جنگیں لڑی تھیں۔

دوسری عالمی جنگ کے دوران دنیا کی دیگر ممالک مستعمرہ کی اقوام کی طرح ارکانی قوم نے بھی اپنی کھوئی ہوئی آزادی کے حصول کے لئے بڑی جدوجہد کی تھی، لیکن ۱۹۴۸ء کو برطانوی سامراجوں نے باوجودیکہ ان کا کوئی جواز نہ تھا کہ ناجائز طریقے سے ارکانی قوم کی رائے اور چاہت وطلب کے خلاف ارکان کو برمیوں کے ہاتھ میں دے کر یہاں سے چلا گیا تھا، واقعہ یہ ہے کہ آج برمن لوگ برطانوی استعمار کی جگہ پر ایک دوسرے مستعمرین بن چکے ہیں، جو اپنی قہرمانی سطوت کے ناطے ارکان کو ان کا کالونی بنا کر خودساختہ اور بناوٹی یونین آف برما کے اندر رکھنے کے لئے اپنے موروثی روایت اور اپنی پرانی پالیسی " لڑاؤ اور حکومت کرو " کی بنیاد پر حکومت کر رہے ہیں۔

برمی سامراجی حکومت ہمیں نگل کر پوری طرح برمیانے کی پالیسی کے تحت ہمارے نام و نشان کو مٹا رہی ہے، صفایا اور نسل کشی، تشدد اور مظالم کے ذریعے ہماری پوزیشن اور قومی ساکھ کو ختم کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر ہماری تمام قومی روایات اور یادگاروں کو مٹا رہی اور لوٹ رہی ہے، آج ہمارے قوم خود اپنے وطن میں خانہ بدوش ہے، پھر اس کی ایک بھاری اکثریت دوسرے ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئی ہے۔

ہمارے آبائی وطن ارکان جسے ہمیں دانستہ طور پر واپس نہیں دیا گیا تھا، ایک ایسی سرزمین ہے جو اب تک مستعمرہ ہے، اور یہاں کی ساری قوم استعماری سوسائٹی کے اندر ہے، جب کہ برمن

لوگ ہمارے غیر بھی ہیں اور غیر ملکی ناجائز دخلاء بھی۔

ہم ارکانی قوم ہے، یہاں رکائن اور روہنگیا دو بڑی نسلی گروہوں کے علاوہ دیگر قبائلی اور نسلی گروہیں جن میں مرو، مرونگ، کامی، آنو، کانگ سو، لونکی، شانڈو، شاؤ، چھن، چاکموا (چاک) ڈائنا، کمان، مریما گری (بڑوا) بھی موجود ہیں، جنہوں نے مظالم اور تشدد، پابہ زنجیری اور غلامی سے نجات اور برمی استعماری سامراجیوں کے پنجے سے مکمل آزادی کا فیصلہ کرلیا ہے۔

اور ہم اپنے آزادانہ جذبات وامنگ، آزادانہ ضمیر وشعور کے ساتھ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے اپنی قومی منزل مقصود تک پہنچنے اور اپنی اولاد و نسل کے مستقبل کے لائحۂ عمل کو مرتب کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے خواہاں ہیں۔

اور ہم اپنے فیصلہ کن مرحلہ پر نیشنل یونائیٹڈ پارٹی آف ارکان (NUPA) اور ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) ایک دوسرے کو پوری ارکانی قوم کی قانونی نمائندہ تسلیم کرتے ہیں۔

دونوں جماعتیں آپس کے تمام مسائل کو پوری سنجیدگی اور آگہی، پوری دانش مندی اور باریک بینی کے ساتھ مکمل تصفیہ کرچکی ہیں، اور ہم اپنے قومی اور سیاسی مسائل کو ایک ہی خیال سے سوچتے اور دفاعی وبین الاقوامی تعلقات جیسے میدان کے مسائل کو ایک ہی سطح پر اور ایک ہی نکتہ نظر سے سمجھتے ہوئے ۱۶/ستمبر/۲۰۰۰ء میں دونوں جماعتوں کے درمیان ہماری قوم کی مکمل آزادی کے پیش نظر ایک تاریخی اور سیاسی معاہدہ (الائنس) کرنے کے ساتھ یہی اعلان کرتے ہیں کہ:

۱۔ نیشنل یونائیٹڈ پارٹی آف ارکان (NUPA) اور ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) پوری ارکانی قوم کی قانونی نمائندہ جماعات ہیں۔

۲۔ ان یو پی اے اور اے آر این او کی برمن استعمار کے خلاف متحدہ جدوجہد ''ارکان کی مکمل آزادی'' کے لئے ہے۔

۳۔ تمام ارکانی قوم، ان کا تعلق اندرون وطن سے ہو یا ہجرت کی سرزمین سے، تمام کی تمام ارکانی قوم کا ایک غیر منقسم حصہ ہے،، ہمارا معاہدہ (الائنس) ہر قسم کی ذات پات، رنگ و نسل، دین ودھرم، اور علاقائی عصبیت سے بلند ہوکر قومی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرے گا۔

۴۔ ہمارا معاہدہ، ہمارا مشترکہ قومی دشمن، حالیہ برمی فوجی حکومت (SPDC) کے خلاف اٹھ کھڑی ہونے والی تمام قومی انقلابی تحریکوں اور جمہوری قوتوں کے ساتھ تعاون اور مل جل کر جدوجہد کرنے کا متمنی ہے۔

۵۔ یہ معاہدہ، اقوام عالم، اقوام متحدہ (UNO) اسلامی کانفرنس (OIC) سمیت تمام عالمی اور علاقائی جماعتوں، قریبی ملکوں، غیر سرکاری تنظیموں (NGO) اور تنظیم برائے انسانی حقوق سمیت دیگر تمام انسانی تنظیموں کو پورے تعاون اور بھرپور امداد کی دعوت دیتا ہے۔

کنگ ماؤنگ	نورالاسلام
صدر نیشنل یونائیٹڈ پارٹی آف ارکان (NUPA)	صدر ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)

۱۳۔ ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن پر مصائب:

۲۰۰۲ء کے ابتدائی مہینوں میں ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) پر آزمائش و امتحان، مصائب وآلام کا آن آپڑا تھا، کہ اچانک تنظیم کے کمانڈر سلیم اللہ صاحب کو ایک ہندو پولیس انسپکٹر جس کا نام ایم پالیت تھا نے حراست میں لے لیا، اور ساتھ ہی ساتھ تنظیم کے دیگر اعلی قائدین کی تلاش شروع کردی گئی، صرف یہی نہیں بلکہ معسکروں پر پے در پے حملے بھی شروع کردیے گئے، جس کی وجہ سے چند دن کے اندر ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن انتشار واضمحلال کی شکار ہوگئی تھی۔

کمانڈر سلیم اللہ صاحب پر طرح طرح کے بے بنیاد الزامات لگائے گئے، جن میں قتل وغارت گری، غیر قانونی اسلحہ جات کی تجارت، ڈکیتی اور غیر قانونی طور پر باڈر کراسنگ جیسے الزامات قابل ذکر ہیں، باوجودیکہ ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کے خلاف قانونی چارہجوئی کی گئی، اور مقدمات بھی لڑے گئے، لیکن ان کی خلاصی کو بالآخر لک بھک سات سال کے عرصہ لک گئے تھے۔

تو ظاہر ہے کہ ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن والوں کے لئے ہر کجا زمین تنگ ہوگئی تھی، بعد میں دیگر چند اعلی کمانڈروں کو بھی حراست میں لے لیا گیا تھا، اور تنظیم کے تقریبا سارے اسلحہ جات اور جملہ سروسان پر بھی قبضہ ہوچکا تھا، ایسے حالات میں تنظیم کے صدر محترم نورالاسلام

سمیت دیگر اعلیٰ لیڈروں کو اپنے اپنے بچاؤ کے حوالے دیگر پر امن ملکوں میں پناہ لینا پڑا تھا۔

۲۰۰۳ء میں محترم نورالاسلام صاحب لندن میں پناہ گزین ہوئے، اور یہاں پہنچتے ہی انہوں نے پر امن طریقے سے سیاسی جدو جہد شروع کر دی، اس سلسلے میں یورو برما آفس (EBO) سے رابطہ کیا، چناں چہ یورو برما آفس کے ڈائرکٹر مسٹر ہانگ شوے نے انہی ہاتھوں ہاتھ لے لیا، اسی طرح برما کے حوالے سے کام کرنے والے دیگر گروپوں اور بعض جانی مانی شخصیات سے مل کر یا ان کے تعاون سے زبردست سیاسی سرگرمی کا آغاز کر دیا، اور ساتھ ساتھ ہمارے بعض جید الفکر اور پتے کے نوجوانوں کی سیاسی تربیت بھی شروع کر دی، جس کے ماشاءاللہ خاصے مثبت نتائج بر آمد ہوئے، ۲۰۰۵ء سے انہوں نے مسٹر ہانگ سے مل کر ایسے ایسے سیاسی اقدامات کئے جو روہنگیا قوم کی سیاسی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

مسٹر ہانگ شوے کو نورالاسلام صاحب نے ۲۰۰۷ء میں سعودی عرب کا دورہ کرایا، آپ بذات خود ان کے ساتھ شریک ہو کر منظمۃ التعاون الاسلامی (OIC) کے صدر دفتر جدہ میں گئے، اور ایک قومی سطح کے متحدہ پلیٹ فارم پر غور کیا، جس کا نتیجہ ہم آج اراکان روہنگیا یونین (ARU) کی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح آپ نے مسٹر ہانگ کی معیت میں سعودی عرب کے علاوہ بھی مختلف ممالک کے دورے کئے، جن میں ملائشیا اور تھائی لینڈ قابل ذکر ہیں۔

یہاں ایک اور بات قابل ذکر ہے، وہ یہ ہے کہ چوں کہ اراکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن ایک سیاسی اور انقلابی جماعت کے بطور وجود میں آئی یا لائی گئی تھی، جس کے لئے مسلح جدو جہد ناگزیر امر تھا، مگر ۲۰۰۷ء میں یہ جماعت مسلح جدو جہد سے دست بردار ہو گئی ہے، اور مذکورہ سال میں آفیشل طور پر اعلان کر دیا گیا کہ اے آر این او اب مسلح سرگرمی کی متحمل نہیں بلکہ وہ ابھی سے ایک پر امن سیاسی جماعت ہے۔ البتہ یہ بھی یاد رہے کہ اے آر این او کا سلوگن یا نصب العین میرے علم کے مطابق اب بھی ماضی کی طرح ”حق خود ارادیت“ ہے۔ واللہ اعلم۔

اراکان اور اس کے متعلق بعض نمایاں تاریخی واقعات

۲۶۶۶ق م ـ سے دھنووتی / دھنیا ودی پہلے عہد حکومت، جس کا سلسلہ ۸۰۰ق م تک جاری تھا۔

۸۲۵ق م ـ سے دھنووتی / دھنیا ودی دوسرے عہد حکومت، جس کا سلسلہ ۷۸۸ء تک جاری تھا۔

۷۸۸ء ـ ویسالی دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۰۱۸ء تک جاری تھا۔

۹۵۷ء ـ ارکانی راجا چولا ٹنگ چندرا کے زمانے میں اراکان پر منگولوں کا حملہ، اور اراکان کی تاخت و تاراج۔

۱۰۱۸ء ـ پن سا پہلے دور حکومت کی ابتداء، جو ۱۱۰۳ء میں اپنی انتہاء کو پہنچی تھی۔

۱۱۰۳ء ـ پارن دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۱۶۷ء تک جاری رہا۔

۱۱۶۷ء ـ کریٹ دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۱۸۰ء تک جاری تھا۔

۱۱۸۰ء ـ پن سا دوسرے دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۲۳۷ء تک جاری تھا۔

۱۲۳۷ء ـ لنگریٹ دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۴۰۴ء تک جاری تھا۔

۱۴۰۴ء ـ برمی غاصب راجا ”من کھاؤن“ کا اراکان پر حملہ، نرامیخلا کی اراکان کی سلطنت سے بے دخلی۔

۱۴۰۴ء ـ ارکانی بادشاہ نرامیخلا (محمد سلیمان شاہ / من سامون) کا ترک وطن یا جلاوطن۔

۱۴۳۰ء ـ سلیمان شاہ کی اراکان واپسی اور مروکو حکومت کی بنیاد، جس کا سلسلہ ۱۷۸۴ء تک جاری تھا۔

۱۶۶۰ء ـ بدنصیب مغل شہزادہ شجاع کی اراکان میں آمد، بعد میں اس کا مع اہل و عیال قتل۔

۱۶۶۶ء ـ مگھ اور پرتگیز لٹیروں کی وجہ سے مختلف آلام و پریشانیاں۔

۱۷۱۰ء ـ اراکان میں خانہ جنگی، اور وسیع پیمانے میں نقصانات۔

۱۷۸۴ء ـ برمی غاصب راجا بودھو پھیا کا اراکان پر حملہ و قبضہ، اور اس کی دہشت گردی، اور قتل عام۔

۱۷۹۶ء ـ تیس ہزار ارکانیوں (مگھ / مسلمانوں) کا ترک وطن اور بنگال میں ان کی پناہ۔

۱۷۹۸ء ـ جنرل علیہ بائنگ / علی بھائی (مسلمان) وغیرہ کی برمی غاصبوں سے آزادی کی جدو جہد۔

۱۸۱۱ء ـ سین فیا (KINGBERING) اور مسلم لیڈروں کی قیادت میں ہونے والے انقلاب کی ناکامی۔

۱۸۲۵ء ـ پہلی انگلو برمن جنگ۔

۱۸۲۶ ـ اراکان پر برطانیہ کا قبضہ۔

۱۹۳۰ء ـ برمی مسلم تاجر ”اوباو“ کے تعاون سے برما مسلم سوسائٹی کا قیام۔

۱۹۳۰ء ـ مگھ ڈاکو (بورینگ اونگ) اور اس کے حواریوں کی بربریت اور مسلمانوں کی بڑے پیمانے سے ہجرت۔

۱۹۳۰ء ۔ وسطی، تحتی برما اور ارکان میں مسلمانوں کا قتل عام اور مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۳۳ء ۔ روہنگیا جمعیت علمائے اسلام ارکان کی بنیاد۔

۱۹۳۶ء ۔ برطانوی ہند سے برما کی انتظامی علیحدگی، اور ملک بھر سے مسلمانوں کا کریک ڈاؤن۔

۱۹۴۲ء ۔ رنگون پر جاپانیوں کا قبضہ۔

۱۹۴۲ء ۔ ارکانی مسلمانوں کا تاریخی قتل عام، اور بڑے پیمانے پر ان کی ہجرت۔

۱۹۴۲ء ۔ منگڈو، بوسیڈنگ اور راسیڈنگ پر مشتمل تاریخی ''مسلم ریاست'' کا قیام۔

۱۹۴۵ء ۔ ارکان میں برطانویوں کی دوبارہ واپسی۔

۱۹۴۵ء ۔ ''برما مسلم جنرل کونسل'' نامی تنظیم کا قیام۔

۱۹۴۵ء ۔ مسٹر عبدالرزاق کی صدارت میں برما مسلم کانگرس کا قیام۔

۱۹۴۶ء ۔ مسٹر عبدالرزاق کی سربراہی میں پمنا رپیومنا مسلم کانفرس کا انعقاد۔

۱۹۴۷ء ۔ سازش پر مبنی بدنام زمانہ ''پیلونگ کانفرنس'' کا انعقاد۔

۱۹۴۷ء ۔ برمی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات۔ جس میں ارکانی مسلمانوں کو قانونی طور پر نمائندگی ملی تھی۔

۱۹۴۷ء ۔ محمد جعفر حسین قوال کی زیر قیادت ''جہاد کونسل'' کی تشکیل اور ظالموں کے خلاف اعلان جہاد۔

۱۹۴۸ء ۔ برطانیہ سے برما یا برمیوں کو حصول آزادی۔

۱۹۴۸ء ۔ محمد قاسم بن عطاء الدین کی قیادت میں ''مجاہد پارٹی'' کا قیام۔

۱۹۴۹ء ۔ مولانا مظفر احمد کی زیر صدارت انجمن مہاجرین ارکان کا قیام۔

۱۹۵۰ء ۔ بی ٹی ایف کی بربریت، ہزاروں مسلمانوں کی شہادت اور ہزاروں کی ہجرت۔

۱۹۵۰ء ۔ بانی تحریک آزادئ ارکان محمد جعفر حسین قوال کی افسوسناک شہادت۔

۱۹۵۱ء ۔ آزاد برما میں قومی اسمبلی کے پہلے عام انتخابات۔

۱۹۵۴ء ۔ ارکان میں بنگالی مگھوں کا دخول عام، مسلم بستیوں پر قبضہ، مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۵۶ء ۔ برمی قومی اسمبلی کے دوسرے انتخابات۔

۱۹۵۹ء ۔ ارکان میں اور ایک مرتبہ بنگالی مگھوں کا دخول عام، مسلم بستیوں پر قبضہ، مسلمان ترک وطن پر مجبور۔

۱۹۶۰ء ۔ مایوفرنٹیر اڈمنسٹریشن کا نفاذ۔

۱۹۶۱ء ۔ برمی قومی اسمبلی کے تیسرے عام انتخابات۔

۱۹۶ء ۔ راغب اللہ مرحوم وغیرہ کی قیادت میں ۲۹۰ سے زائد مجاہدین کا برمی فوجی قیادت کے سامنے سارنڈر۔

۱۹۶۲ء ۔ جمہوری آئین کی معطّلی، اور اقتدار پر جنرل نے ون کی قیادت میں برمی فوج کا مکمل قبضہ۔

۱۹۶۲ء ۔ برما میں شوشل ازم کا نفاذ۔

۱۹۶۳ء ۔ نے ون کے نام نہاد قومی اسمبلی کے انتخابات۔

۱۹۶۴ء ۔ روہنگیا انڈیپنڈنٹ فورسس (RIF) کی تشکیل۔

۱۹۶۶ء ۔ مگھ شرپسندوں کی شرپسندی اور برمی بربروں کی بربریت کی وجہ سے مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۶۶ء ۔ محمد جعفر ثانی کی قیادت میں ارکان آزاد فوج (RNLP) کی تشکیل۔

۱۹۷۳ء ۔ نے ون کی قیادت میں برمی فوج اور اس کے لالے پالے غنڈوں کے مظالم، اور مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۷۳ء ۔ محمد جعفر حبیب (رحمہ اللہ) کی زیر قیادت روہنگیا فدائین محاذ (RPF) کی تشکیل اور اعلان۔

۱۹۷۵ء ۔ جنرل نے ون کی ایماء پر مسلمانوں کی وسیع پیمانے میں گرفتاریاں اور مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۷۵ء ۔ ارکان ہسٹریکل سوسائٹی (AHS) کا قیام۔

۱۹۷۷ء ۔ روہنگیا مسلم طلبہ تنظیم ''رابطۃ الطلاب المسلمین الروہانجیین کا قیام۔

۱۹۷۸ء ۔ نے ون کے نام نہاد برمی قومی اسمبلی کے انتخابات۔

۱۹۷۸ء ۔ ناگامن آپریشن، برمیوں اور مگھوں کی غارت گری، مسلمانوں کی عام گرفتاریاں، قتل عام اور ہجرت۔

۱۹۷۹ء ۔ روہنگیا جمعیت علماء (مسلح) کی زیر زمین جدوجہد کا آغاز۔

۱۹۸۲ء ۔ روہنگیا سالیڈریٹی آرگنائزیشن (RSO) کی تشکیل۔

۱۹۸۲ء ۔ مولانا عبدالقدوس مجاہد کی امارت میں حرکۃ الجہاد الاسلامی نامی تنظیم کی جدوجہد کا آغاز۔

۱۹۸۲ء ۔ نے ون قومی اسمبلی کے اور ایک نام نہاد انتخابات۔

۱۹۸۶ء ۔ ارکان روہنگیا اسلامک فرنٹ (ARIF) کی تشکیل۔

۱۹۸۶ء ۔ مولانا عبدالحمید مجاہد کی زیر امارت ''روہنگیا اسلامی محاذ'' نامی تنظیم کی تشکیل۔

۱۹۸۶ء ۔ روہنگیا طلبہ تنظیم، اتحاد الطلاب المسلمین ارکان۔ برما۔ (ITM) کی بنیاد۔

۱۹۸۸ء ۔ جنرل نیون کی اقتدار سے ہمیشہ کے لئے چھٹی، اور سین لوین کی گدی نشینی۔

۱۹۸۸ء ۔ ڈاکٹر مونگ مونگ کی چند دنوں والی حکومت۔

۱۹۸۸ء ۔ جنرل سا مونگ کی قیادت میں اقتدار پر فوج کا دوبارہ قبضہ۔

۱۹۸۸ء ۔ مولانا محمد حنیف راغب ارکانی کی قیادت میں ''اتحاد المجاہدین'' نامی تنظیم کی تشکیل۔

۱۹۸۸ء ۔ روہنگیا لیبریشن آرگنائزیشن (RLO) کا اعلان۔

۱۹۹۰ ۔ ارکریٹک پارٹی فار ہیومن رائٹ (ND کانیوں کی نمائندہ جماعت ''نیشنل ڈیموPHR) کا قیام۔

۱۹۹۰ء ۔ نام نہاد انتخابات/اقتدار پر فوج کا قبضہ، جس کا سلسلہ تان شوے سے لے کر اب تا جاری ہے۔

۱۹۹۱ء ۔ روہنگیا مسلمانوں پر مظالم اور ان کی بڑے پیمانے پر ہجرت۔

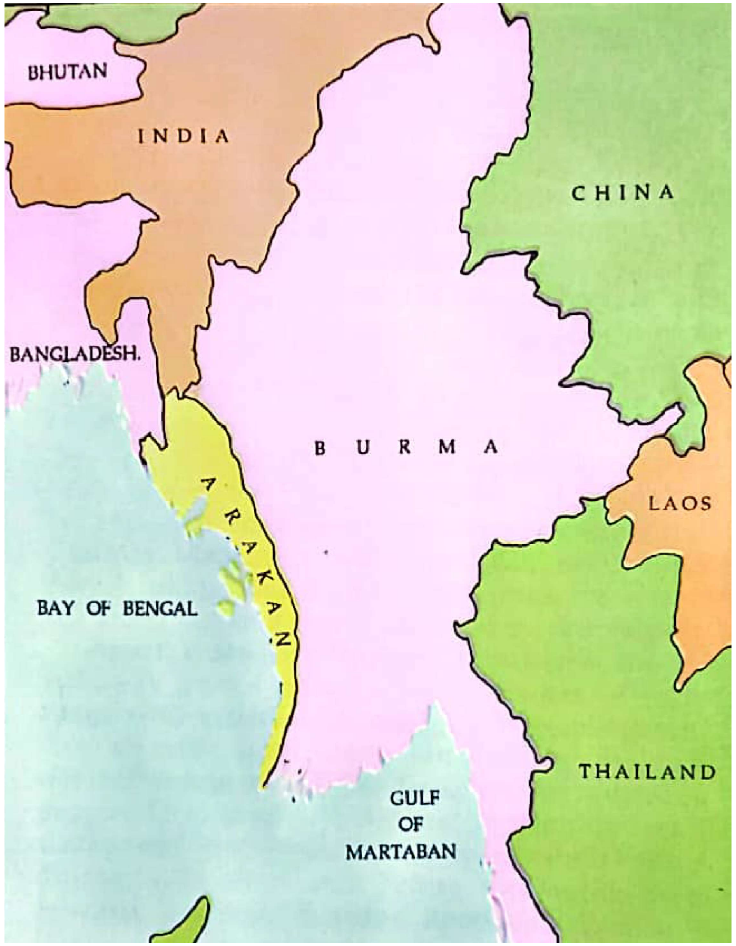
۱۹۹۱ ۔ مسلمانوں کا قتل عام، وسیع پیمانے میں مسلمانوں کی گرفتاریاں، اور ان کی بڑے پیمانے پر ہجرت۔

۱۹۹۵ء ۔ روہنگیا نیشنل الائنس (RNA) نامی الائنس کی تشکیل۔

۱۹۹۸ء ۔ ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) کی تشکیل اور اعلان۔

۲۰۱۱ء ۔ ارکان روہنگیا یونین (ARU) کی بنیاد اور اعلان۔

۲۰۱۲ء ۔ مسلمانوں کا قتل عام، ہزاروں شہادت، ہزاروں ماں بہنوں کی عصمت دری، اور لاکھوں کی ہجرت۔



مصنف کی بعض مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف:

سرزمین ارکان کی تحریک آزادی تاریخی	سازش کا طوفان عقلیت و مادیت کے روپ میں
روہنگیا مسلمانوں کے جانگسل المیے	تذکرۂ علامہ سید الامینؒ
تذکرۂ حضرت مولانا شاہ عبدالسلام ارکانیؒ	روہنگیا مسلمان اور ان کی ہجرت کے اسباب
ارکان کے عظیم شاعر علاول، حیات و کارنامے	ارکان روہنگیا یونین، ماضی اور حال کے تناظر میں
روہنگیا چیخ و پکار اور مطالبات (ترجمہ)	تذکرۂ رفتگاں
وادئ پرخار کے گمنام مسافر	سالارِ کارواں محمد جعفر حبیبؒ
سرخیل کارواں	علماء اور جمعیۃ علمائے اسلام ارکان
روہنگیا رسم الخط کا ایک علمی اور فکری جائزہ	روداد سخن
خورشید تاباں	کاروان انسانیت
سفر اور کامیابیاں	اارکان کے چند ندوی فضلاء ایک نظر میں
عظیم ارکانی لیڈران	علماء اور جمعیت علمائے ارکان
مقالاتِ طاہر ندوی	روہنگیا رسم الخط کا ایک علمی اور فکری جائزہ
مدارس اسلامیہ کا نصاب و نظام اور جدید تقاضے	دو نظام تعلیم
ارکان کے روہنگیا مسلمان موت و حیات کی کشمکش میں	ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)
برما میں خانہ جنگی کا دور دورہ	شعرائے ارکان
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۱)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۲)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۳)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۴)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۵)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۶)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۷)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۸)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۹)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۱۰)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۱۱)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد (۱۲)

اركان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن
محمد طاہر جمال ندوی